73412 ـ جن کا انسان کو خبطی کرنا اور اس پر مرتب ہونے والے احکام

سوال

کیا جن کا انسان کو چمٹنا ممکن ہے، اور اگر ایسا ممکن ہے تو روز قیامت وہ اس حالت میں اپنے اعمال کا ذمہ دار کیسے بنے گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جی ہاں جن کا انسان کو لگنا اور چمٹنا ممکن ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

جو لوگ سود خوری کرتے ہیں وہ کھڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے البقرۃ (275).

مزید آپ سوال نمبر (11447) اور (42073) اور (39214) اور (1819) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل سنت والجماعت کے آئمہ کرام کا اتفاق ہے کہ جن انسان کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

جو لوگ سود خوری کرتے ہیں وہ کھڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے البقرۃ (275).

اور صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا شیطان ابن آدم میں اس طرح سرایت کر جاتا ہے جس طرح خون سرایت کرتا ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (24 / 276 ـ 277).

دوم:

جن کا لگنا ایك قسم کی بیماری ہے، اگر انسان اس بیماری کی موجودگی میں اپنے ہوش و حواس قائم رکھتا ہو، اور وہ عاقل ہو اور اسے اختیار بھی حاصل ہو تو پھر اس حالت میں وہ اپنے اقوال و افعال کا ذمہ دار ہے اس کا مؤاخذہ ہو گا.

لیکن اگر یہ مرض اس پر غلبہ کر لے یعنی اس کے ہوش و حواس قائم نہ ہوں، اور نہ اسے کوئی اختیار ہو تو وہ مجنون اور پاگل کی طرح ہے اور وہ مکلف نہیں، اسی لیے لغت عرب میں المس کا اطلاق جنون پر ہوتا ہے.

دیکھیں: لسان العرب (6 / 217).

لیکن اگر اس مرض کی حالت میں کسی دوسرے پر زیادتی کرے اور اس کا مال تلف و ضائع کر دے تو اس مال کی ادائیگی کا ضامن ہو گا.

دیکھیں: زاد المعاد (4 / 66 ـ 71).

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" فقھاء کرام کا اتفاق ہے کہ جنون اور پاگل پن بےہوشی اور نیند کی طرح ہے، بلکہ اختیار ختم ہونے اور بےہوش کی عبارات کے باطل ہونے میں ان دونوں سے زیادہ شدید ہے، اور سوئے ہوئے کے قولی تصرفات مثلا طلاق اور اسلام، اور ارتداد، اور خرید و فروخت وغیرہ دوسرے قولی تصرفات میں، اس لیے جنون کے ساتھ ان کا باطل ہونا زیادہ اولی ہے.

کیونکہ مجنون کی عقل اور تمیز اور اہلیت نہیں ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے:

" تین قسم کے افراد سے قلم اٹھا لی گئی ہے: سوئے شخص سے حتی کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے اور مجنون سے حتی کہ وہ ہوش میں آ جائے "

اسے اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور ہر وہ قولی تصرف جس میں ضرر پایا جائے وہ اسی طرح ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (16 / 106).

اور ايك دوسرے مقام پر درج ہے:

" اور رہا مسئلہ حقوق العباد مثلا ضمان وغيرہ كا تو يہ ساقط نہيں ہونگے؛ كيونكہ يہ اس كے ليے تكليف نہيں، بلكہ يہ اس كے ولى كے ذمہ ہيں، كہ وہ مجنون كے مالى حقوق كى ادائيگى مجنون كے مال سے كرے، اس ليے اگر اس سے جرائم واقع ہوں تو اس سے مالى ليےجائينگے بدنى نہيں، اور اگر وہ كسى انسان كا مال تلف و ضائع كر ديتا ہے اور وہ مجنون تھا تو اس پر اس كى ضمان ہو گى، اور اگر وہ جنون كى حالت ميں كسى شخص كو قتل كر ديتا ہے تو قتل كى ديت واجب ہو گى " انتہى

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (16 / 107).

واللہ اعلم .